اقلیت سے مناسب منفرد یوجنائیں

انکی نیت میں کھوٹ سہی ہماری غفلت کی بھی تو کوئی انتہا نہیں

شیخ نثار احمد تمبولی، دھولیہ

9372822580

سینٹرل وقف کونسل اسکالرشپ، مولانا آزاد نیشنل اسکالرشپ، پری میٹرک، پوسٹ میٹرک، میریٹ کم مینز بیسڈ اسکالرشپ ہو یا مہاراشٹر میں ایجوکیشنلی بیکورڈ مائناریٹیز کیلئے ریاستی حکومت کو حاصل شدہ ۴۰۰، لاکھ روپیہ، فری کوچنگ، مولانا آزاد لیٹرسی ایوارڈ، مولانا آزاد سد بھاونا کیندر، پاورٹی ایلیویشن اسکیم، لینڈنگ اسکیم، ٹرم لون اسکیم، مارجن لون اسکیم، ایجوکیشنل رن اسکیم، مائکرو فائنانس اسکیم، انٹرلیس فری لون اسکیم، ویکشنل ٹریننگ، پروموشنل اسکیم، مارکیٹنگ اسسٹنس، اسکیل اپ گریڈیشن اسکیم، مائکرو کریڈیٹ اسکیم، مہیلا سمورد ھی یوجنا، اسکیم فور فائنانشیل اسسٹنس فور اردو ٹیچر، نیشنل کونسل پروموشن آف اردو لینگویج، اسکیم فار پرچیس آف بکس، اسکیم آف فائنانشیل اسسٹنس فور سیمینار مہاراشٹر اسٹیٹ مولانا آزاد مالیاتی کارپوریشن کی یوجنائیں وغیرہ وغیرہ اس طرح انگنت منفرد اسکیم جس کا ذکر اس لئے نہیں کیا جارہا ہیکہ حاضر خدمت آرٹیکل کیلئے جگہ کم نہ پڑ جائے یا اسکیم کے نام پڑھتے پڑھتے قارئین بوریت محسوس کریں۔

مندرجہ بالا درج یا دیگر اسکیم جو اقلیت کیلئے نافذ کی گئی ہیں وہ دراصل ایک سراب، یا ممنوعہ پھل کے سوا کچھ بھی نہیں اگر ہم اس بھروسے پر رہے کہ حکومت ان یوجناؤں کی عملداری یا ان کا فائدہ اقلیتی طبقہ تک پورا پورا پہنچانے میں اتنی ہی منہمک ہو جتنی وہ مہاراشٹر کے کسانوں کو ۵۰ تا ۷۰ ہزار کروڑ روپیئے پیکیج پہنچانے میں منہمک ہو تو یہ ہماری بدگمانی یا خوش فہمی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

چند اسکیم کے تعلق سے تھوڑی تفصیل میں جانا ضروری ہے۔ مہاراشٹر کے Economically Backward Minority کی فلاح و بہبود اور ترقی و ترویج کیلئے حکومت ہند نے ۲۹/اکتوبر ۲۰۰۱ء کو 236.76 لاکھ روپئے بطور مالی اعانت منظور کیا ہے جس میں سے ۱۹/دسمبر ۲۰۰۱ء کے حکم نامہ کے تحت حکومت مہاراشٹر کو ۴۰۰ لاکھ روپئے دیئے بھی جا چکے ہیں تو قع یہ تھی کہ ۳۱ مارچ ۲۰۰۲ء کے پہلے اس امانت کو اقلیت پر خرچ کیا جانا تھا بقیہ منظور شدہ رقم 236.76 لاکھ حکومت مہاراشٹر کو اس شرط پر ملنا تھا کہ وہ وصول شدہ رقم کے 75% یعنی 300 لاکھ روپیہ خرچ کریں۔ حکومت مہاراشٹر صرف ایمانداری سے ارادہ بھی کرتی تو رقم مستحق تک پہنچانے میں اسے صرف ۷ دن لگتے سات سال نہیں۔ لیکن اس اسکیم کا استحصال حکومت مہاراشٹر نے جس لاپرواہی، عیاری اور مکروفریب سے کیا ہے اس حد تک نیچے شپرا چشم مودی، شرپسند ٹھاکرے اور آر ایس ایس تو کیا دنیا میں قوم مسلمہ کی سب سے بڑی دشمن یہودی طاقت بھی نہیں جاسکتی ہے۔ ریاستی حکومت مرکزی حکومت کے انکھوں میں کس طرح دھول جھونکتی ہے اس کی مثال دیکھئے۔ وصول شدہ روپئے ۴۰۰ لاکھ کو حکومت مہاراشٹر کے ایک محکمہ مہاراشٹر پراتھمک شیکشن پریشد ممبئی کے نام پر یہ تمام رقم ٹرانسفر کی گئی اور بتلایا گیا کہ یہ تمام رقم Utilized ہو چکی ہے۔

۲۸/اگست ۲۰۰۳ء کی جی آئے اے سی کی میٹنگ کے پروسیڈنگ بک پڑھنے پر معلوم ہوا کہ حکومت مہاراشٹر نے ۲۸/اگست ۲۰۰۳ء کو وصول شدہ ۴۰۰ لاکھ میں سے ایک روپیہ بھی اسکیم کے مقصد پر خرچ نہ کرتے ہوئے یہ بتلایا کہ ایک بھی روپیہ Utilization سرٹیفکیٹ کے تعلق سے بچا نہیں ہے یعنی ۴۰۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا جاچکا ہے۔ ۳۱ مارچ ۲۰۰۲ء کے پہلے منظور شدہ رقم میں سے جو 236.76 لاکھ روپیہ ملنا تھا وہ تو درکنار ۱۹ دسمبر ۲۰۰۱ کو وصول شدہ رقم میں سے آج جون ۲۰۰۸ تک یعنی سات سال کے عرصہ میں قانونی اعتبار سے تسلیم شدہ اقلیت کے زمرے میں جو لوگ آتے ہیں ان پر خرچ نہیں کیا گیا۔ ہماری عدم بیداری پر برسرے اقدار حکومت کو کچھ اس طرح یقین ہی کہ اس پر ایک شعر صادق آتا ہے۔

ہے اعتماد میرے بخت خفتا پر کیا کیا
ورنہ خواب کہاں چشم پاسباں کیلئے

یہاں اس بات کا خلاصہ کردینا ضروری اور لازمی ہے کہ مرکزی حکومت سے وصول شدہ رقم حکومت مہاراشٹر کو مالی اعتبار سے پسماندہ اقلیتی طبقہ پر خرچ کرنا تھا۔ National Commission for Minorities Act, 1992 کے سیکشن ۲ (سی) کے تحت حکومت ہند نے مسلم، عیسائی، سکھ۔ بدھسٹ اور پارسی ان جماعت کو مائناریٹی کمیونیٹی کے طور سے نوٹیفائے کیا ہے۔ مائینا ریٹی کمیونیٹی یا اس کے ماتحت چلنے والے ادارے مائناریٹی کے زمرے میں آتے ہیں۔ ضلع پریشد اور میونسپل کارپوریشن یہ ادارے آئین ہند کے ساتوے شیڈولڈ کی دوسری لسٹ میں درج شمار نمبر پانچ کے تحت لوکل سیلف گارمینٹ کے زمرے میں آتے ہیں۔ حکومت مہاراشٹر نے 232 لاکھ روپیہ اب تک اورنگ آباد پنچایت سمیتی اور مالیگاؤں پنچایت سمیتی اور کارپوریشن کے زیر انتظام چلنے والے مدارس پر خرچ کیا ہے۔ جو رقم اقلیت یا قلیتی اداروں پر خرچ ہونا تھی وہ Self Govt پر خرچ کی گئی یہ Breach of Trust یعنی تعزیرات ہند کی دفعہ 409 کے تحت ایک سنگین فوجداری گناہ نہیں تو کیا ہے؟ اور تو اور کارپوریشن یا ضلع پریشد کے تحت ہی صحیح جن اردو مدارس پر رقم خرچ کی گئی وہ ایک الگ چونکا دینے والا معاملہ ہے۔ مالیگاؤں شہر سے متصل راول گاؤں، دابھاڑی، پنجارواڑی، کرنجگواہن وغیرہ وغیرہ دیہات جہاں کی اسکولوں میں فی اسکول صرف بارہ سے تیس کے اندر بچوں کے نام درج ہے وہاں پر ہر دیہات کی ایک ایک اسکول پر -/1,64,000 روپیہ سے لیکر -/1,45,000 روپیہ تک رقم خرچ کی گئی ہے۔ افسوس تو یہ ہیکہ گھوڑے گاؤں کی اسکول جہاں پر ایک بھی طالب علم کا نام درج نہین ہے وہاں پر بھی -/1,45,000 روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ مالیگاؤں، بھیونڈی، اورنگ آباد، اندا پور اور دونڈ شہر کیلئے سو بیڈس پر مشتمل گرلز ہاسٹیل کیلئے 45,45 لاکھ کے قریب رقم خرچ ہونا تھی حکومت نے اندا پور اور دونڈ شہر کی حق تلفی کرکے صرف مالیگاؤں، بھیونڈی اور اورنگ آباد شہر میں ایک ایک گرلز ہاسٹیل کیلئے 45,45 لاکھ روپیہ رقم منظور کی لیکن تادم تحریر منسلک ادرے منظور شدہ رقم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ برسرِ اقتدار حکومت کی مجال دیکھئے کہ منظور شدہ 636.76 لاکھ روپیہ خرچ کرنے کیلئے نہ کسی اخبار میں اشتہار دیا اور نہ ہی کسی قسم کا سرکیولر نکالا۔ اس حقیقت کو حکومت مہاراشٹر کے محکمہ تعلیم نے ۱۸ جون ۲۰۰۷ء کے خط کے ذریعے تسلیم کیا۔ ہمارا خلوص دیکھئے

کتر کے جال بھی صیاد کی رضا کے بغیر
تمام عمر نہ اڑتی اسیر ایسی تھی

لیکن ہمارے ان کرم فرماؤں کا رویہ ہم سے کچھ اس طرح رہا ہے۔

میں برگ برگ جسے اسکو نمو بخشتی رہی　　　　وہ شاخ شاخ میری جڑیں کاٹتا رہا

مالی طور سے پسماندہ اقلیت کی عصری اور دینی تعلیم میں جدیدیت لانے کی خاطر سے مرکزی حکومت نے Area Intensive Scheme نام کی ایک اسکیم شروع کی ہے۔ اس اسکیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک مدرسہ جدیدیت اور دوسرے اسکول بلڈنگ کی توسیع کیلئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اول الذکر حصہ یعنی مدرسہ جدیدیت میں حکومت کی جانب سے مالی تعاون کے تعلق سے مسلمانوں میں یہ خدشہ بصورتِ غلط فہمی عام ہو چکا ہے کہ اس طریقہ سے حکومت مدرسہ کے نظم وضبط میں مداخلت کرنا چاہتی ہے۔ البتہ ہماری ہر کمزوری کو چند شر پسند بیوروکریٹس اچھی طرح جان اور سمجھ لیتے ہیں انہیں اس بات کی مکمل جانکاری ہے کہ مرکزی حکومت کی اس اسکیم سے عصری مدارس مکمل طور سے فوراً سے ہنیشتر مستفید ہو کر اس ضمن میں فحض تمام تر اقم حاصل کرینگے۔ لیکن دینی مدرسہ جدیدیت اسکیم کی طرف کوئی جھانک کر بھی نہیں دیکھے گا۔ ثایہ اس لئے عثمان آباد سے شائع ہونے والے مراٹھی روزنامہ 'لوکمت' سکاڑ اور سنگھرش، پونا سے شائع ہونے والا سکاڑ، ناگپور سے شائع ہونے والا لوکمت دیش انتی اور ہندی اخبار ستارہ میں تقسیم ہونے والا لوکمت اور ایکسپے وغیرہ وغیرہ اخبارات میں متذکرہ اسکیم کے ایک حصہ یعنی مدرسہ جدیدیت کے تعلق سے حکومت کی طرف سے خبر شائع کی گئی ہے۔ وہاں عصری مدرسہ کی عمارت توسیع اسکیم کا کہیں بھی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا اقلیت دشمن رویہ کو قارئین کی نظر میں لانے کا مقصد تو صرف اتنا ہے کہ ہمیں اب یہ جان لینا چاہیئے کہ

ایک لمحے کی توجہ نہیں حاصل اس کی

اور یہ دل کہ اسے حد سے سوا چاہتا ہیں

لہٰذا اب اگر ہمیں ہماری نسلوں کی فکر ہے تو ہم عام لوگوں کو بیدار ہو کر ہر شہر میں جس طرح مسجد، مدرسہ اور اسکول لازمی طور سے ہوتے ہیں اسی طرح ایک انفارمیشن سینٹر قائم کیا جائے۔ جہاں روز انٹرنیٹ کی مدد سے حکومت کی Website سے اقلیت یوجناؤں کو معائنہ، مطالعہ کرتے رہے۔ اس اسکیم سے اپنے اپنے علاقہ کے ہر منسلک فرد تک اس اسکیم کا فائدہ کیسے پہنچے اس فکر میں رہے۔ مثلاً پوسٹ میٹرک اسکالرشپ عریضہ کی پرنٹ انٹرنیٹ سے حاصل کر کے طلبہ کو لوکل اخبارات اور شہر میں بورڈ کے ذریعے عام کریں۔ اپنے شہر میں کتنے بچوں نے کونسی اسکیم کے تعلق عریضہ داخل کئے تھے اور کتنے کو منظوری ملی۔ منظور شدہ لسٹ انٹرنیٹ سے نکال کر یہ جائزہ لیں کہ ان بچوں کے والدین کی انکم کم ہوتے ہوئے بھی انکے بچوں کو اس اسکیم سے فائدہ نہیں ملا ہو۔ اور دوسرے طلبہ میرٹ میں ان سے پیچھے ہو کر بھی اگر متفیر ہوئے ہونگے تو مرکزی سطح پر شکایت درج کریں۔ جن طلبہ کو سہولت منظور ہو چکی ہے ان سے وہ چھینی جا نہیں سکتی لیکن جن کا حق مارا گیا انہیں اپنا حق ملنا لازمی ہے اور ساتھ ہی ساتھ حکومت آئندہ آنکھ میں تیل ڈال کر اسکیم کے اصول وضوابط پر عمل کرینگی۔ جس طرح سچر کمیٹی کی رپورٹ کی معلومات کیلئے ہمدردانِ قوم دور دراز شہروں کی خاک چھانتے پھر رہیں ہیں اس طرح ہمیں اپنے شہر کے اطراف اس Grass Root کے مسئلہ کے تعلق سے بیداری لانا ہے۔

پوسٹ میٹرک اسکالرشپ کی منظور شدہ لسٹ کا معائنہ اگر ہم کرتے ہیں تو ڈویژن کی سطح پر جتنے طلباء نے استفادہ کیا ہے وہ یوں ہے۔ جلگاؤں ڈویژن ۱۰۵، پونا ۳۵ ڈویژن، ممبئی ڈویژن ۲۰۵، ناگپور ۱۷۸، امراوتی 1976 وغیرہ وغیرہ اعداد نظام للکار جیسے چند ایکٹیویسٹ نے امراوتی ڈویژن میں انتھک محنت کی ہو بر خلاف اسکے دیگر ڈویژن میں ہوسکتا ہے ایکٹیویسٹ کی محنت رنگ نہ لائی ہو۔ ہر شہر میں اگر ایک ایک انفارمیشن سینٹر ہوگا تو ہر سینٹر اپنے اپنے سینٹر میں زیادہ زیادہ طلباء کو سہولیات دلوائیگا۔ اگر کسی سینٹر کے پاس انٹرنیٹ سروس نہ بھی ہو تو ہمیشہ مائینا ریٹی ویلفیئر آرگنائیزیشن، دھولیہ سے رابطہ میں رہنے پر انشاء اللہ باقاعدگی سے آرگنائیزیشن ہر شہر کے سائبر کیفے کے ذریعہ آپکو تازہ ترین معلومات فراہم کرتا رہے گا۔

ایک معاملہ میں ہمارے عام ایکٹیویسٹ کو مایوسی ضرور ہوگی کہ ہم Grass Root کے کام کرنے والے بڑے بڑے سیاستدانوں کے ساتھ گفت وشنید کرتے کبھی نظر نہ آئینگے۔ اور نہ ہی میڈیا کے ذریعے کسی دھوں دھار تقریر کی خبر سے ہر خاص وعام وار بابِ سیاست کو متوجہ کرنے کا ہمیں موقع ملیگا۔ لیکن اتنا ضرور ہیکہ انشاء اللہ اس ربِ کریم کی خوشنودی ہمیں ملنا ہی ہے۔ جذباتی اور حساس مسائل اور سچر کمیٹی کے تعلق سے ملک وقوم کے بڑے بڑے مذہبی اور سیاسی رہنماء کام کر رہیں ہیں۔ جذباتی اور حساس مسائل ماجی کے ایک دو واقعات کے تعلق سے ہوتے ہیں۔ سچر کمیٹی کے تعلق سے دھواں دھار تقاریر صرف اسی رپورٹ کی معلومات دے سکتے ہیں لیکن رپورٹ میں متوقع جو سہولیات 1990 سے منظور ہو کر پڑی ہے اور آج بھی منظور کی جارہی ہے وہ کام Grass Root کے ہیں۔

چلتے ہیں ایک دوسری اسکیم جس کا نام پوسٹ میٹرک اسکالرشپ ہے۔ اس کے تعلق سے حکومت کے رویہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۲۹ نومبر ۲۰۰۷ کو مرکزی حکومت نے اس اسکیم کا اعلان کیا ۵۳ دن کے بعد یعنی ۲۱ جنوری ۲۰۰۸ کو مہاراشٹر کی سیکیولر حکومت نے اس تعلق سے تعلیمی محکمہ کی سطح پر سرکیولر جاری کیا۔ خیال رہے کہ اسکالرشپ کیلئے فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ فروری ۲۰۰۸ رکھی گئی تھی لیکن ۱۶ فروری ۲۰۰۸ کو Director of Education ریاست مہاراشٹر نے اس تعلق سے سرکیولر نکالا اور اخبارات میں ۱۶ فروری سے ۲۸ فروری تک اشتہار دیا گیا۔ ظاہر سی بات تھی کہ اخبار میں معینا مدت گذرنے کے بعد اشتہار اگر شائے ہوتا ہے تو حکومت کو معینا مدت میں توسیع کرنا ضروری تھا لیکن یہاں بھی معاملہ عیاری اور مکاری کا تھا۔ جس ثابت ہو جائے کہ بر سرے اقتدار حکومت مسلمانوں کیلئے کیا کچھ نہیں کرتی۔ ایک معاملہ اس ضمن میں درج کرنا ضروری ہے جس سے بر سرے اقتدار ریاستی حکومت کی اقلیت دشمنی ظاہر ہوتی ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے انٹرنیٹ پر دیے گئے سرپرست کی انکم کے داخلے کیلئے سو روپئے کے جوڈیشیل کے اسٹمپ پیپر کا ذکر نہیں لیکن ریاستی حکومت کی جانب سے انٹرنیٹ پر جاری کئے گئے اسی انکم کے داخلے کے نیچے درج تھا کہ سو روپیہ کا جوڈیشیل اسٹمپ لگایا جائے۔ حکومت مہاراشٹر کے ایک ریاستی محکمہ کے اجولائی ۲۰۰۴ کے حکم نامے کے مطابق انکم داخلے کے تعلق سے حلف نامے پر اسٹمپ ڈیوٹی کی مکمل چھوٹ ہے لیکن ۲۰۰۷ میں ریاستی حکومت کا ہی ایک محکمہ سو روپیہ کے اسٹمپ پیپر پر حلف نامے کی شرط عائد کرتا ہے۔ یہ اقلیت کے ساتھ ہی نہیں بلکہ قانون کے ساتھ بھی گھناؤنا مذاق ہے۔ اس اسکیم کیلئے لاکھوں بچوں کو نیشنا لائز بینک میں ہزار ہزار روپئے بھر کر خاطہ کھولنا پڑا۔ لیکن

پانچ فیصد بچوں کو ہی اس اسکالرشپ کے ذریعے کچھ رقم منظور ہوئی۔ صرف مہاراشٹر کا ہی اگر جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مہاراشٹر میں کل 5166 طلبہ کو -2,17,00,000 کے قریب رقم منظور کی گئی۔ جبکہ اسٹمپ پیپر اور بینک میں خاطہ کھولنے کیلئے جو رقم اقلیت کے ذریعے خرچ ہوئی وہ اس رقم سے بیس گناہ سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اپنے قاتل کی ذہانت سے پریشاں ہوں میں　　　روز اِک موت نئے طرز کی ایجاد کرے

پری میٹرک اسکالرشپ کے تعلق سے حال اور بھی برا ہے۔ حکومت ہند کی طرف سے ۱۱ اپریل ۲۰۰۸ء سے اس اسکیم کا نفاذ کیا گیا۔ مئی ۲۰۰۸ء تک حکومت مہاراشٹر کی جانب سے اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے یہ معلوم نہیں کیا گیا کہ اس اسکیم کے تحت فارم کہاں ملیں گے اور انہیں کب تک اور کہاں جمع کرنا ہے۔ یہی حال میریٹ کم مینز بیسڈ اسکیم کا بھی ہے۔